یادِ رفتگان

مولانا افتخار احمد سلفی
مدرس جامعۃ بحر العلوم السّلفیہ
میر پور خاص (سندھ)

علامہ سیّد بدیع الدّین شاہ راشدیؒ کا سفرِ آخرت

شعر
قضا کس کو نہیں آتی ہے، یوں تو سب ہی مرتے ہیں
پر اس مرحوم کی بوئے کفن کچھ اور کہتی ہے !

۸ رجنوری بروز دوشنبہ رات نو بجے دنیا کا یہ عظیم انسان فضل و کمال کا یہ پیکر، قرآن کا یہ مفسّر، حدیثِ نبویؐ کا یہ محدّث اس دنیائے فانی سے منہ موڑ کر جنت کی آغوش میں آرام کی نیند سوگیا ــــــ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ !

یکم جنوری کو جامعہ بحر العلوم السلفیہ میرپور خاص میں شاہ صاحب کی تشریف آوری کا پروگرام تھا، لیکن طبیعت کی اچانک خرابی کی وجہ سے انھیں کراچی روانہ ہونا پڑا، لہٰذا مہتمم جامعہ جناب حاجی محمد اسماعیل صاحب سے رابطہ کر کے شاہ صاحب نے معذرت کر لی۔ آپ کو اکثر اوقات ہاتھ میں شدید تکلیف ہوا کرتی تھی، جس کی وجہ سے کراچی آنا جانا رہتا تھا ــــــ اسی سلسلہ میں آپ کراچی روانہ ہوئے، لیکن کسے معلوم تھا کہ یہ ان کی زندگی کا آخری سفر ثابت ہوگا۔ ہاتھ کی تکلیف سے مکمل افاقہ کے بعد اب شاہ صاحب کراچی میں جماعتی امور کے سلسلہ میں مقیم تھے ــــــ ۸ رجنوری کو بعد از نمازِ عشاء آپ نے راشدی مسجد لیاری میں درس بھی دیا۔ ساتھیوں سے ملاقات کے بعد شیخ عبد اللہ ناصر رحمانی صاحب سے بھی مختصر نشست رہی، اس کے بعد مسجد کے قریب ھنگورا ہال میں، جہاں آپ اقامتِ کراچی کے دوران اکثر آرام فرمایا کرتے تھے، تشریف لے گئے ــــــ ابھی لیٹے ہی تھے کہ سر میں شدید درد اٹھا، فوراً ڈاکٹروں کو بلوایا گیا اور اطلاع ملنے پر شیخ عبد اللہ ناصر بھی تشریف لے آئے، لیکن درد جان لیوا ثابت ہوا اور چند ہی لمحات میں آپ خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ شیخ ناصر صاحب اور شاہ صاحب ہمیشہ سفر میں ساتھ رہتے تھے،

شیخ صاحب کی گود میں ہی آپ کی روح پرواز ہوئی اور انہی نے شاہ صاحب کی غمض بصر کی ——— فوراً ہی آپ کی وفات کی اطلاع کراچی تو کیا، پورے ملک میں پھیل گئی ——— حتیٰ کہ بی بی سی لندن نے اپنی تیسری مجلس کی نشریات میں شاہ صاحب کی وفات کی خبر دیتے ہوئے کہا کہ دنیا کے تین عظیم محدّث اور علمائے دین میں سے ایک ممتاز عالم دین اور جماعت اہل حدیث سندھ کے امیر رحلت فرما گئے، آپ کی عمر ۷۰ برس تھی! شاہ صاحب کو رات ہی کو کراچی سے نیوسعید آباد لے آیا گیا اور رات ہی سے لوگ آپ کے ہاں جمع ہونا شروع ہو گئے۔

دوسرے دن نمازِ ظہر کے بعد شیخ عبداللہ ناصر رحمانی نے آپ کی نمازِ جنازہ نہایت سوز و رقّت سے جہراً پڑھائی ——— جب شیخ صاحب نے سورۃ الفجر کی آخری آیات:

"یَآاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝ ارْجِعِیٓ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً ۝
فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ ۝ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ۝"

تلاوت فرمائیں تو کوئی آنکھ ایسی نہ تھی جو آنسو نہ بہاتی ہو۔ نمازِ جنازہ کے بعد آپ کی آخری جھلک دیکھ لینے کے لیے بے تاب لوگ آپ کی میت کے گرد جمع ہوئے۔ تقریباً دو گھنٹے یہ سلسلہ جاری رہا، اور بایں ہمہ قلتِ وقت کی وجہ سے بہت سے شرکاء جنازہ اس سے محروم رہے۔ آپ کے جسدِ خاکی کو نیوسعید آباد سے دو میل شمال کی جانب آپ کے آبائی گاؤں پیر آف جھنڈا لے جایا گیا۔ یہاں بھی لوگوں کی کثیر تعداد موجود تھی، لہٰذا دوسری بار نمازِ جنازہ جماعت غرباء اہل حدیث کے ممتاز عالم دین شیخ عبدالرحمان سلفی حفظہ اللہ نے پڑھائی، اور پھر ہزاروں سوگواروں کی موجودگی میں آپ کو آپ کے برادرِ بزرگ سیّد محب اللہ شاہ راشدی رح کے پہلو میں سپردِ خاک کیا گیا ——— یوں یہ خزانۂ علم و عرفان، عالم باعمل، واقفِ اسرار و رموزِ شریعت ہم سے ہمیشہ کے لیے جدا ہو گیا ؎

بچھڑا کچھ اس ادا سے کہ رُت ہی بدل گئی
اک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا

تدفین سے قبل بہت سے علماء نے آپ کی دینی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے، لوگوں کے سامنے اظہارِ خیال کیا اور آپ کی موت کو ایک عظیم المیہ قرار دیا ——— جامعہ ابی بکر کراچی کے شیخ الحدیث نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ شاہ صاحب ایک عظیم انسان تھے، آپ کی علمی حیثیت مسلّمہ تھی جن کی علومِ حدیث اور بالخصوص اسماء الرجال پر

گہری نظر تھی ــــ آپ علم وعمل، نورِ بصیرت اور انتہائی مضبوط قوتِ حافظہ سے مالا مال تھے ــــ ہمیں جب بھی کسی مسئلہ میں کوئی دِقت پیش آئی تو ہم شاہ صاحب کی طرف رجوع کرتے تھے ــــ لیکن اب ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

شاہ صاحب ایک ممتاز حیثیت کے حامل، فضل وکمال کے جامع تھے ــــ مفسرِ کتابِ ھدیٰ تھے، فنونِ عقلیہ ونقلیہ کے ماہر، علوم القرآن کے مخزن اور محبتِ رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے دلدادہ تھے ــــ انتہائی حاضر جواب تھے، مقررِ شیریں بیان، خطیبِ نکتہ طراز، خلوت وجلوت کو آباد رکھنے والے، دنیا اور اہلِ دنیا سے بے نیاز، دولت وثروت سے مستغنی، شہرت وریاکاری سے بیزار، عربی کے ادیب اور شاعر، اردو کے ماہر قلمکار، متوکل علی اللہ، مجسمۂ فہم وتدبر، اسلامی فلسفہ میں یکتا، علم ومطالعہ کے علاوہ ہر شئے سے بے تعلق اور اسلاف کی عظیم روایات کے حامل وامین تھے۔

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والدِ بزرگوار جناب احسان اللہ شاہ راشدی رحمہ اللہ سے حاصل کی۔ جب آپ کی عمر ۱۴ سال کو پہنچی تو آپ کے والد کا انتقال ہوگیا۔ ان کے بعد شاہ صاحب نے متعدد اساتذہ کرام سے مختلف جگہوں پر تعلیم حاصل کی اور ہر فن کی کتب آخر تک پڑھیں۔ آپ نے علامہ شیخ ابو محمد عبد الحق بہاولپوریؒ، مفسرِ قرآن رئیس المناظرین مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ، اور عمدۃ العلماء علامہ حافظ عبد اللہ محدث روپڑیؒ سے سندِ حدیث حاصل کی۔

۲۳ سال کی عمر میں جملہ علوم سے فراغت کے بعد آپ نے صرف تین ماہ میں قرآن پاک مکمل حفظ کر لیا اور اپنے قائم کردہ مدرسہ میں تدریسی خدمات سرانجام دینے لگے۔ اس کے بعد دار الحدیث مکہ مکرمہ تشریف لے گئے۔ یہاں بھی درس کا سلسلہ جاری رہا، اور پھر شیخ عبد اللہ بن حمید رئیس مجلس القضاء الاعلیٰ کی خواہش پر معھد الحرام میں تقریباً دو سال تک تدریس کا کام سرانجام دیتے رہے ــــ بعد ازاں وطن واپسی ہوئی اور تبلیغی وتصنیفی کام شروع کیا۔

شاہ صاحب نے اپنی پوری عمر توحید وسنت کی اشاعت اور شرک وبدعت کی بیخ کنی میں گزاری۔ اسی سلسلہ میں مختلف ممالک مثلاً ہندوستان، بنگلہ دیش، کویت، سعودی عرب، عمان، متحدہ عرب امارات کے مختلف شہروں شارجہ، دوبئی، ابوظہبی وغیرہ، نیز برطانیہ اور امریکہ کا دورہ کیا اور پاکستان کے بھی تقریباً ہر شہر میں تبلیغی سرگرمیوں میں حصہ لیا۔

شاہ صاحب کی مطبوعہ، غیر مطبوعہ تصانیف کی تعداد تقریباً پونے دو سو تک ہے جن

میں عربی، اردو اور سندھی کتب شامل ہیں۔ آپ نے عربی زبان میں اکثر کتابوں کا ردھی بڑے عالمانہ، فاضلانہ اور محققانہ انداز میں کیا ہے۔ آپ کی ایک کتاب "وصول الالہام لاصول الاسلام" عربی میں ہے، جس میں ایک بھی نقطہ نہیں ہے۔ اس سے عربی زبان میں آپ کی مہارت کا اندازہ ہوتا ہے، جبکہ عربی ہی میں آپ کی ایک منظوم کتاب بھی ہے۔

آپ کی سب سے اہم تصنیف قرآن مجید کی تفسیر "بدیع التفاسیر"، سندھی زبان میں ہے۔ اس کی تیرہ سیپاروں پر مشتمل چھ جلدیں منظرِ عام پر آچکی ہیں، لیکن وقت نے مہلت نہ دی اور یہ کام پایۂ تکمیل تک نہ پہنچ سکا۔ لوگوں کے اصرار پر آپ نے بدیع التفاسیر کو عربی زبان میں بھی لکھنا شروع کر دیا تھا، جس کا مقدمہ مکمل ہو چکا تھا۔

بدیع التفاسیر کی تکمیل کا ذمہ ان کے قابلِ فخر فرزند جناب محمد شاہ راشدی نے لیا ہے، جن کی کنیت سے شاہ صاحب اپنے آپ کو ابو محمد کہلواتے تھے۔ جناب محمد شاہ بھی بہت بڑے عالمِ دین ہیں اور عربی زبان پر انھیں مکمل عبور و دست گاہ حاصل ہے —— اللہ کرے، وہ اس اہم علمی کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچا سکیں، تاکہ یہ شاہ صاحب کے لیے صدقۂ جاریہ رہے!

شاہ صاحب کے بارے ہم اور کیا لکھیں —— مختصراً سہ

وہ عالم تھا، مجاہد تھا، محدّث تھا زمانے کا
وہ ہر میداں کا غازی تھا، مجدّد تھا زمانے کا

دعاء ہے اللہ تعالیٰ شاہ صاحب کی دینی خدمات کو شرفِ قبولیت بخشتے ہوئے انھیں اپنے جوارِ رحمت میں بہترین جگہ عطا فرمائے —— اللّٰھم اغفرلہٗ وارحمہ وعافہ واعف عنہ وادخلہ الجنّۃ الفردوس —— اٰمین!

درخواست دعائے مغفرت گزشتہ دنوں حکیم محمد انور بھٹہ صدر تحریک تجدید طب پاکستان اور حکیم محمد افضل بھٹہ کی والدہ ماجدہ انتقال فرما گئیں —— انّا للہ وانّا الیہ راجعون!

مرحومہ بڑی نیک، علم دوست، عابدہ زاہدہ خاتون تھیں —— قارئینِ حرمین سے ان کی مغفرت کے لیے دعاء کی درخواست ہے کہ اللہ ربّ العزّت مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پس ماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے —— اللّٰھم اغفرلھا وارحمھا وعافھا واعف عنھا واکرم نزلھا ووسّع مدخلھا وادخلھا الجنۃ الفردوس —— آمین!